تفسیرِ کمالین

شرح اردو

تفسیرِ جلالین

تفسیر
علامہ جلال الدین محلیؒ و علامہ جلال الدین سیوطیؒ

شرح
حضرت مولانا محمد نعیم دیوبندی صاحب
استاذ تفسیر دار العلوم دیوبند

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 021-32213768

تفسیر کمالین

شرح اردو

تفسیر جلالین

جلد اول

پارہ ۱ تا پارہ ۵

سورۃ البقرۃ، آل عمران، النسآء

تفسیر

علامہ جلال الدین محلیؒ و علامہ جلال الدین سیوطیؒ

شرح

حضرت مولانا محمد نعیم دیوبندی صاحب مدظلہم

استاذ تفسیر دارالعلوم دیوبند

مکتبہ

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

اس کے مال میں سے خرچ کرلیا جائے گا ورنہ اس کے ایسے قرابت داروں پر یہ ذمہ داری عائد ہوگی کہ جو ذی رحم محرم ہوں۔ یعنی اس بچہ اور رشتہ دار کو مرد وعورت فرض کیا جائے تو ان میں نکاح جائز نہ ہو اور نیز اس بچہ کی میراث کے مستحق بھی ہوں ان میں ماں بھی داخل ہے۔ سب کو میراث کی نسبت سے حق امانت پہنچے گا۔

دودھ پلانے کی مدت اور اختلاف مع دلائل:......... امام ابوحنیفہؒ ڈھائی سال کی مدت پر آیت حملہ و فصالہ ثلثون شھرًا سے استدلال فرماتے ہیں۔ حمل سے مراد عورت کا حاملہ ہونا نہیں بلکہ بچہ کا ہاتھوں میں لینا کھلانا مراد ہے یعنی مدت رضاعت مراد ہے۔ رہا آیت حولین کاملین فرمانا تو دو (۲) سال کی مدت تام کہلائے گی اور ڈھائی سال اتم مدت کہلائے گی اور بعض نے یہ توجیہ کی ہے کہ دو سال سے مدت بلا اُجرت مراد ہے اکثر کا فتویٰ اسی پر ہے کہ مدتِ رضاعت (۲) دو سال ہے لیکن اس کے بعد بھی کسی نے ڈھائی سال کے اندر اگر دودھ پلا دیا تو احتیاط یہی ہے کہ حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ يَمُوْتُوْنَ **مِنكُمْ وَيَذَرُوْنَ** يَتْرُكُوْنَ **اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ** اَىْ لِيَتَرَبَّصْنَ **بِاَنْفُسِهِنَّ** بَعْدَهُمْ عَنِ النِّكَاحِ **اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا** مِنَ اللَّيَالِىْ وَهٰذَا فِىْ غَيْرِ الْحَوَامِلِ اَمَّا الْحَوَامِلُ فَعِدَّتُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ بِاٰيَةِ الطَّلَاقِ وَالْاَمَةُ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ بِالسُّنَّةِ **فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ** انْقَضَتْ مُدَّةُ تَرَبُّصِهِنَّ **فَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ** اَيُّهَا الْاَوْلِيَاءُ **فِيْمَا فَعَلْنَ فِىْٓ اَنْفُسِهِنَّ** مِنَ التَّزَيُّنِ وَالتَّعْرِيْضِ لِلْخُطَّابِ **بِالْمَعْرُوْفِ** شَرْعًا **وَاللّٰهُ بِمَاتَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ** ﴿۲۳۴﴾ عَالِمٌ بِبَاطِنِهٖ كَظَاهِرِهٖ **وَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ** لَوَّحْتُمْ **بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ** الْمُتَوَفّٰى عَنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ فِى الْعِدَّةِ كَقَوْلِ الْاِنْسَانِ مَثَلًا اِنَّكِ لَجَمِيْلَةٌ وَمَنْ يَجِدُ مِثْلَكِ وَرُبَّ رَاغِبٍ فِيْكِ **اَوْ اَكْنَنْتُمْ** اَضْمَرْتُمْ **فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ** مِنْ قَصْدِ نِكَاحِهِنَّ **عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ** بِالْخِطْبَةِ وَلَاتَصْبِرُوْنَ عَنْهُنَّ فَاَبَاحَ لَكُمُ التَّعْرِيْضَ **وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا** اَىْ نِكَاحًا **اِلَّآ** لٰكِنْ **اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا** اَىْ مَاعُرِفَ شَرْعًا مِنَ التَّعْرِيْضِ فَلَكُمْ ذٰلِكَ **وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ** اَىْ عَلٰى عَقْدِهٖ **حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ** اَىِ الْمَكْتُوْبُ مِنَ الْعِدَّةِ **اَجَلَهٗ** بِاَنْ يَّنْتَهِىَ **وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَافِىْٓ اَنْفُسِكُمْ** مِنَ الْعَزْمِ وَغَيْرِهٖ **فَاحْذَرُوْهُ** اَنْ يُّعَاقِبَكُمْ اِذَا عَزَمْتُمْ **وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ** لِمَنْ يَّحْذَرُهٗ

٣٠ ع ١٤ **حَلِيْمٌ** ﴿۲۳۵﴾ بِتَاخِيْرِ الْعُقُوْبَةِ عَنْ مُسْتَحِقِّهَا۔

ترجمہ:.......... اور جو لوگ وفات پاتے ہیں (مرجاتے ہیں) تم سے اور چھوڑ جاتے ہیں اپنی بیویوں کو تو وہ انتظار کریں گی (یعنی اُن کو رکنا چاہئے) خود کو (شوہروں کے بعد نکاح کرنے سے) چار مہینے دس دن تک (مع راتوں کے۔ یہ عدت غیر حاملہ کی ہے لیکن حاملہ کی وضع حمل ہوگی۔ آیت واولات الاحمال الخ کی وجہ سے اور باندی کی مدت اس سے نصف ہوگی۔ یہ سنت سے ثابت ہے) پھر جب اپنی میعاد ختم کرلیں (ان کے انتظار کی مدت ختم ہو جائے) تو تم کو بھی کچھ گناہ نہ ہوگا (مراد عورت کے ورثاء ہیں) ایسی بات میں کہ وہ عورتیں اپنی ذات کے لئے کچھ کاروائی کرلیں (آرائش یا شادی کی بات چیت) قاعدہ کے مطابق (شرعی طریقہ) اور اللہ تعالیٰ

تمہارے کاموں سے باخبر ہیں (ظاہر و باطن کے جاننے والے ہیں) اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر کوئی بات اشارۃً (کنایۃً) کہوان عورتوں سے پیغام نکاح کے بارہ میں (جن کے شوہروں کا انتقال ہو چکا ہے۔ درانحالیکہ یہ اشارہ عدت کے اندر ہی ہو مثلاً) کوئی شخص کہنے لگے (۱) انک جمیلة تو بڑی خوبصورت ہے (۲) من یجد مثلک تجھ جیسی عورت کس کو دستیاب ہو سکتی ہے۔ (۳) ورب راغب فیک تیرے خواہاں بہت ہیں) یا پوشیدہ (چھپا ہوا ارادہ رکھو) اپنے دل میں (ان کے نکاح کے بارہ میں) اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہیں کہ تم ان عورتوں کا ذکر مذکور کرو گے (پیغام کے ذریعہ اور تم صبر نہیں کر سکو گے اس لئے تم کو تعریض کی اجازت دے دی) لیکن ان سے نکاح کا وعدہ بھی نہ کرو (سـرًا سے مراد نکاح ہے) الا یہ کہ کوئی بات قاعدہ کے موافق ہو (یعنی تعریض وغیرہ کی جو شرعی اجازت دی گئی ہے وہ تم کو بھی حاصل ہے) اور تم نکاح کی وابستگی کا ارادہ بھی نہ کرو (یعنی عقد نکاح ہو جانے کا) یہاں تک کہ عدت مقررہ (مفروضہ عدت) اپنے اختتام کو پہنچ جائے یعنی ختم ہو جائے) اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری دلی باتوں (عزم وغیرہ) کا پتہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (کہ تمہارے عزم پر وہ تم کو سزا نہ دے دیں) اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ (اپنے ڈرنے والے کی) مغفرت فرمانے والے ہیں۔ بردبار ہیں (کہ باوجود استحقاق کے تاخیر عذاب فرما دیتے ہیں)

تحقیق وترکیب: .... **یتوفون** مجہول لفظ کی تفسیر مجہول ہی صیغہ **تقبض ارواحھم** کے ساتھ ہوتی تو زیادہ اچھا ہوتا۔

الذین یتوفون مبتداء اور **یتربصن** خبر ہے اور عائد محذوف ہے ای **لھم**.

منکم محل نصب میں ہے ضمیر مرفوع **یتوفون** سے حال ہونے کی بناء پر اور عامل محذوف ہے ای **حال کونھم منکم** اور **من** تبعیضیہ اور جنسیہ دونوں کا احتمال رکھتا ہے۔ **اربعة اشھر وعشرا**. جلال محققؒ نے **من اللیالی** سے عدد کی تانیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔ لیکن روح المعانی کی رائے ہے کہ تذکیر و تانیث کا قاعدہ معدود کے ذکر کے وقت ہوتا ہے اور اگر معدود محذوف ہو تو مطلقاً دونوں طریقے جائز ہیں۔ **والامة علی النصف** یعنی دو مہینے یا پانچ روز اور یہی حکم نابالغ زوج کی بیوی اور نابالغہ بیوی کا ہوگا۔ اس سے ان لوگوں کو قیاسی گھوڑے دوڑانے کا موقعہ نہیں رہا۔ جو چار مہینے دس دن عدت کی عقلی مصلحت حمل کی طرف سے مطمئن ہونا بتلاتے ہیں کہ اتنی مدت میں حمل کا اظہار یقینی ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ مصلحت مطرد نہیں ہے کیونکہ زوج الصغیر یا زوجہ صغیرہ میں استقرار ہی کا احتمال نہیں ہے۔ اس لئے اللہ کے احکام میں لِم اور مصالح کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔

عرضتم تعریض اہل بیان کے نزدیک یہ کہلاتی ہے کہ لفظ حقیقی یا مجازی یا کنائی کے ذکر سے فی الجملۃ ایک چیز مقصود ہو لیکن اس کی دلالت غیر مذکور چیز پر بھی ہو جائے۔ تعریض اور کنایہ میں عام خاص من وجہ کی نسبت ہوتی ہے۔ **خطبة** بروزن قِعدہ وجِلسۃ جو طلب اور استعطاف قولاً یا فعلاً خاطب کی طرف سے پایا جائے یا ماخوذ ہے خطب بمعنی امر ذی شان سے یا خطاب سے ہے مرد و عورت کی طرف سے مذاکرۂ نکاح پر اطلاق کیا جائے گا۔

ولکن لا تواعدوھن یہ عبارت محذوف سے استدراک ہے ای **فاذکروھن ولکن لا تواعدوھن**.

سرا. جہر کے مقابلہ میں آتا ہے مراد اس سے وطی ہوتی ہے کیونکہ وہ سرا ہوتی ہے۔ پھر مراد عقد نکاح ہے گویا مجاز علی المجاز ہے۔ الا ای **لاتواعدوھن سرا مواعدة الا مواعدة معروفة** اور جلال محققؒ اس کو لکن کی معنی لے کر استثناء منقطع قرار دے رہے ہیں کیونکہ مستثنیٰ منہ تصریح ہے اور قول معروف تعریض ہے۔

العقدہ مایعقد علیہ یعنی گرہ کو کہتے ہیں عقد النساء میں اضافتِ بیانیہ ہے **الکتب ای ما کتب من العدۃ**.

ربط: .... ان دو آیات میں اکتیسواں (۳۱) حکم زوج کی عدت وفات کا اور بتیسواں (۳۲) حکم عدت کی حالت میں پیغام نکاح

سے متعلق ہے۔

﴿تشریح﴾: ......**عدتِ وفات ابتدائے اسلام میں**: ....اس آیت کے بعد آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ الخ سے عدتِ وفاتِ زوج کا ایک سال ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن وہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا۔ جو اس آیت سے منسوخ ہوگیا گویا یہ آیت اس آیت سے نزولاً مؤخر اور تلاوۃً مقدم ہے۔ لیکن اس سے عدت کا چار مہینے دس روز ہونا معلوم ہوتا ہے خواہ عورت حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔ البتہ آیت طلاق واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن سے عدت وضع حمل معلوم ہوتی ہے۔ خواہ عدت طلاق ہو یا وفات۔ گویا مفہومًا ان دونوں آیات میں کچھ تعارض سا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ حاملہ غیر متوفی عنہا زوجہا کی عدت بلا شبہ وضع حمل ہے۔ علی ہذا متوفی عنہا غیر حاملہ چار مہینے دس دن ہونی چاہئے لیکن حاملہ متوفی عنہا کے باب میں بظاہر دونوں آیت معارض معلوم ہو رہی ہیں۔

در بارہ عدت صحابہؓ کا اختلاف: ....چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ آیت طلاق کو آیتِ بقرہ سے مؤخر مانتے ہوئے عدت وضع حمل فرماتے ہیں اور کہتے ہیں من شاء باھلتہ ان سورۃ النساء بعد التی فی سورۃ البقرۃ حضرت عمر فاروقؓ کا ارشاد گرامی بھی اس کا مؤید ہے کہ خاوند کی نعش اگر تختۂ غسل ہی پر ابھی رکھی ہو کہ وضع حمل ہو جائے تو عدت پوری ہو جائے گی۔ اس لحاظ سے گویا یہ آیت آیتِ طلاق سے منسوخ ہے۔ حضرت علیؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کی رائے اس خاص صورت میں یہ ہے کہ عدت ''ابعد الاجلین'' ہونی چاہئے۔ یعنی وضع حمل اگر چار مہینے دس دن سے زیادہ میں ہو تو اس کو ورنہ چار مہینے دس دن کو عدت سمجھا جائے گا، نیز اس آیت کا مفہوم عموم اگرچہ اس بات کو چاہتا ہے کہ آزاد اور باندی میں فرق نہ کیا جائے۔ لیکن حدیث کی وجہ سے اس کے لئے عدت کی تنصیف کی جائے گی۔

عدت کی حکمت و مصلحت: .... وفات کی عدت چار مہینے دس دن مقرر کر کے ان مفاسد کی اصلاح کر دی گئی جو اس بارے میں افراط وتفریط کا موجب تھے۔ اگر عورت کو فوراً نکاح کرنے کی اجازت ہوتی تو اس میں نکاح کی بے وقعتی، مرحوم شوہر کے تذکار ومحبت سے بے رخی، نسب میں اشتباہ ہوسکتا تھا۔ ایسے ہی زیادہ مدت تک عورت کو شوہر کا سوگ منانے پر مجبور کرنا بھی ظلم ہوتا۔

عدتِ وفات وطلاق کے احکام: ....جس کے خاوند کا انتقال ہو جائے یا جس کو طلاق بائنہ ہو جائے عدت کے اندر خوشبو، سرمہ، تیل، مہندی، اور بلا ضرورت دوا لگانا، سنگار کرنا، رنگین کپڑے استعمال کرنا، عدتِ وفات میں نکاح ثانی کی گفتگو صریح کرنا، رات کو دوسرے کے مکان میں رہنا، اور معتدۃ البائنہ کو دن میں بھی بلا ضرورتِ شدیدہ گھر سے نکلنا درست نہیں ہے۔ امام شافعیؒ بائنہ کے سوگ میں اختلاف کرتے ہیں اور مطلقہ رجعیہ کے لئے شوہر کو مائل کرنے کیلئے آرائش کی اجازت ہے۔

مدتِ عدت کا حساب: ....شوہر کا انتقال اگر چاند رات کو ہوا ہے تب تو چاند سے حساب لگایا جائے گا، مہینہ ۲۹ دن کا ہو یا ۳۰ دن کا ورنہ درمیان کی کسی تاریخ میں انتقال ہو تو پورے پورے تیس دن کا مہینہ لگا کر ایک سو تیس دن کے چار مہینے دس دن شمار کئے جائیں گے اور جس ساعت میں انتقال ہوا ہو ٹھیک اسی وقت جا کر عدت ختم ہوگی۔

آیتِ عدت اور خطبہ سے معلوم ہوا عدتِ وفات وطلاق بائنہ کے دوران ایک فعل زبان کا اور ایک دل کا جائز ہے اور ایک فعل زبان کا اور ایک دل کا ناجائز ہے۔ لاجناح اور قولا معروفًا میں اشارۃً زبان سے نکاح کا ذکر اور اکننتم فی انفسکم میں بعد العدت ارادۂ نکاح کا جواز معلوم ہوا۔ لاتواعدوھن میں صراحۃً زبان سے تذکرہ اور لاتعزموا میں ارادۂ نکاح فی العدت کا ناجائز ہونا معلوم